# خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 28 اگست 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کوششیں کیں وہ ظاہر ہیں۔ آپؑ اپنے مددگاروں کے بھی بہت شکر گزار ہوتے تھے جنہوں نے آپؑ کے اس مشن کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی راہ میں خدمت کی۔

چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے ۴/ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو اشتہار میں فرمایا: یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے۔ سو مردانہ ہمت سے امداد کے لیے بلا توقّف قدم اٹھانا چاہیے۔ ہر ایک اپنی مقدرت کے موافق اس لنگر خانہ کے لیے مدد کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ایک ایسا انتظام ہو کہ ہم لنگر خانہ کے سر درد سے فارغ ہو کر اپنے کام میں بافراغت لگے رہیں اور ہمارے اوقات میں کچھ حرج نہ ہو جو ہمیں مدد دیتے ہیں۔ آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔

میں اس بات کے لکھنے سے رہ نہیں سکتا کہ اس نصرت اور جانفشانی میں اوّل درجہ پر ہمارے خالص مخلص حبی فی اللہ مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ کے ہیں جنہوں نے نہ صرف مالی امداد کی بلکہ دنیا کے تمام تعلقات سے دامن جھاڑ کر اور فقیروں کا جامہ پہن کر اور اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں موت کے دن تک آبیٹھے اور ہر وقت حاضر ہیں۔ اگر میں چاہوں تو مشرق میں بھیج دوں یا مغرب میں۔ میرے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جن کی نسبت براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے۔ اَصْحَابُ الصُّفَّۃِ وَمَا اَدْرَاکَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّۃِ اور حضرت ممدوح سے دوسرے درجہ پر حبی فی اللہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ہیں۔ اور ان کو تو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے دنیا کے مناصب اور جاہ طلبی کی مناسبت نہیں دی مگر اب وہ بالکل دنیوی خیالات کو بھی استعفادے کر اس دروازے پر بیٹھے ہیں اور دن رات اپنے دماغ سے فوق الطاقت کام لے کر خدمت دین کر رہے ہیں اور جمعہ کی نماز میں بہت سے حقائق و معارف قرآن شریف بیان کرتے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور مولوی حکیم نورالدین صاحب کے ہم شہر حکیم فضل دین ہیں اور وہ بھی قریباً اسی جگہ رہتے اور خدمات میں مشغول ہیں۔

اس کے بعد آپؑ نے ڈاکٹر بوڑے خان صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب لاہوری اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کلانوری، ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب، ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب، مرزا خدا بخش صاحب، صاحبزادہ سراج الحق صاحب، سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب کا بھی ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ سیٹھ صاحب ماہوار ایک سو روپیہ بلاناغہ بھجواتے ہیں اور کئی مرتبہ پانچ سو تک رقم بھیجی ہے۔ اسی طرح حبی فی اللہ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور کا ذکر فرمایا جنہوں نے مقدمات کے لیے بہت ساری رقم ہدیہ کی۔ پھر آپؑ نے نواب محمد علی خان صاحب کا بھی ذکر فرمایا۔

حضرت اقدسؑ معمولی خدمت کرنے والوں کے بھی شکر گزار ہوتے تھے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے محلے میں ایک شخص فالودہ فروخت کرتا تھا۔ اس نے ایک دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضورؑ کو فالودہ پیش کرے۔ چنانچہ حضورؑ جب ان کے مکان پر تشریف لائے تو آپؑ کی اجازت سے اس کو بلوایا۔ اس نے فالودہ بنا کر حضورؑ کو پیش کیا۔ آپؑ نے فرمایا بڑا

اچھا ہے۔ پھر اس نے دوستوں کے لیے دس بیس پیالے بھیجے۔ حضورؑ نے اس کو دو روپے بھیجے مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے رقم سے سروکار نہیں مجھے حضورؑ کے سامنے لے جاؤ۔ چنانچہ وہ حضورؑ کے پاس گیا۔ آپؑ نے اس کے لیے دعا کی اور جزاکم اللہ فرمایا۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مَیں نے احمدیت قبول کی اور اپنے گھر والوں سے اس کو پوشیدہ رکھا۔ کچھ عرصہ بعد بھید کھل گیا۔ والد صاحب نے خاکسار کو صاف جواب دے کے گھر سے نکال دیا کہ تم احمدی ہو گئے ہو۔ میں نے ایک دکان کھول لی۔ خاکسار درزی کا کام کرتا تھا۔ مجھے دلی شوق ہوا کہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کے لیے ایک پوشاک بناؤں۔ چنانچہ میں نے ایک کُرتا اور شلوار بنائی اور ایک کوٹ بھی تیار کیا۔ کسی سے قادیان کا کرایہ پکڑ کر پہنچ گیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ میری خواہش تھی کہ آج ہی حضورؑ کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کروں تاکہ آپؑ جمعہ پر زیب تن فرمائیں۔ مجھے قاضی ضیاء الدین صاحب دکان پر ملے۔ ان سے ذکر کیا تو وہ مجھے حضورؑ کے پاس لے گئے۔ آپؑ ایک تخت پر بیٹھے تھے اور کچھ لکھ رہے تھے۔ قریب ہی خواجہ کمال الدین صاحب چٹائی پر بیٹھے تھے۔ ہم بھی بیٹھ گئے۔ خواجہ صاحب نے ہم سے پوچھا کہ کیا میں آپ کا مقصد پیش کروں۔ پھر خواجہ صاحب نے وہ کپڑے حضورؑ کو پیش کیے اور عرض کی کہ لڑکے کی خواہش ہے کہ حضورؑ ان کپڑوں کو پہن کر جمعہ کی نماز پڑھیں۔ حضرت صاحبؑ نے اسی وقت (اندر جا کر) وہ لباس زیب تن فرمایا۔ کوٹ قدرے تنگ تھا۔ میں اس کو بازار لے آیا کہ کھول کر کچھ ٹھیک کروں۔ جب واپس لایا تو حضورؑ نے پھر پہنا مگر آپؑ کو ابھی بھی تنگ تھا۔ بٹن بند نہ ہوتے تھے۔ تاہم میری خوشی اور التفات کے لیے کھینچ تان کر بٹن بند کر لیے۔

احمدی قوم کے نام ایک خط میں آپؑ فرماتے ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب سے پہلے مجھے اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں جوش مارتا ہے جس نے میری جماعت کو سچی ارادت اور محبت اور ہمدردی عطا فرمائی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل ان کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ توفیق ان کو ہرگز نہ دی جاتی کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدم پر اس درجہ کی اطاعت کرتے کہ باوجود اپنی مالی مشکلات اور کمی آمدن کے اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت مالی میں مصروف ہوتے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان سب کے مالوں میں برکت دے اور یہ نصرت اور اعانت جو وہ دینی اغراض کی تکمیل کے لیے کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں جہانوں میں ان کی بھلائی کا موجب کرے۔ آمین ثم آمین۔

پھر ایک موقع پر فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔ یعنی لوگوں کی مدد کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ آپؑ کو لوگوں کے معاملات کے بارے میں بھی پہلے اطلاع دے دیتا۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت ان کو پورا ہونے میں وقت لگ جاتا تھا۔ ایسے موقع پر آپؑ دعاؤں میں لگ جاتے تھے۔ اور جب وہ بات پوری ہو جاتی تو آپؑ انتہائی شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی قوم نہیں جس میں میرے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور کوئی فرقہ نہیں جو میرے نشانوں کا گواہ نہیں۔ اگر ان نشانوں کے گواہ دس کروڑ بھی کہیں تو کچھ مبالغہ نہیں ہو گا۔ مگر مخالفوں کے حال پر رونا آتا ہے کہ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اگر یہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے وقت یہودیوں کو دکھلائے جاتے تو ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ وَالۡمَسۡکَنَۃُ۔ ذلت اور مسکینی کے

مستحق نہ ہوتے اور اگر لوطؑ کی قوم نشانوں کا مشاہدہ کرتی تو ایک بھاری زلزلے سے زمین کے نیچے نہ دبائی جاتی۔ مگر افسوس ان دلوں پر کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے اور ہر ایک طریقے سے ان کے دل کی تاریکی بڑھ گئی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں شکر گزاری کا حقیقی ادراک عطا فرمائے وہاں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادقؑ کی بیعت میں آ کر حقیقی روشنی، بصارت اور معرفت بھی عطا فرمائے۔

## خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْيِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞